Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۹۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

ربوہ ہفتہ

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳	۹ جمادی الاول ۱۳۹۹ھ ، ۷ شہادت ۱۳۵۸ہش ، ۷ اپریل ۱۹۷۹ء	نمبر ۷۷

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

حقیقی معنوں میں متبتّل ہونے کیلئے ایک قطع کی ضرورت بھی ہے اور ایک پیوند کی بھی

بیعت کرنیوالا جبتک دُنیا کے درخت سے کاٹا جا کر الوہیت کی شاخ سے پیوند حاصل نہیں کرتا اسکی سرسبزی محال ہے

ارشادِ باری تعالیٰ :-

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ ؕ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ ۚ فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰھَدَ عَلَیْہُ اللّٰہَ فَسَیُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا۔ (فتح آیت ۱۱)

ترجمہ:- (اے رسول!) وہ لوگ جو تیری بیعت کرتے ہیں وہ صرف اللہ کی بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہے پس جو کوئی اس عہد کو توڑے گا تو اس کے توڑنے کا وبال اس کی جان پر پڑے گا اور جو کوئی اس عہد کو جو اس نے خدا سے کیا تھا پورا کرے گا اور اس کو اس کا بہت بڑا اجر دے گا۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم :-

عَنْ اَبِی الْوَلِیْدِ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: بَایَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی السَّمْعِ وَالطَّاعَۃِ فِی الْعُسْرِ وَالْیُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَکْرَہِ۔ (بخاری کتاب الاحکام)

ترجمہ:- حضرت ابوالولید عبادہ بن صامت بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیعت کے وقت عہد لیا کہ تنگی ہو یا آسائش خوشی ہو یا ناخوشی ہر حال میں ہم آپ کی بات سنیں گے اور اطاعت اور فرمانبرداری کریں گے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام :-

"ہمارے ہاتھ پر بیعت تو یہی کی جاتی ہے کہ دین کو دُنیا پر مقدم کروں گا اور ایک شخص کو جسے خدا نے اپنا مامور کر کے دُنیا میں بھیجا ہے اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب ہے جس کا نام حَکَم اور عدل رکھا گیا ہے اپنا امام سمجھوں گا۔ اس کے فیصلے پر ٹھنڈے دل اور انشراحِ قلب کے ساتھ رضامند ہو جاؤں گا لیکن اگر کوئی شخص یہ عہد اور اقرار کرنے کے بعد بھی ہمارے کسی فیصلہ پر خوشی کے ساتھ رضامند نہیں ہوتا بلکہ اپنے سینہ میں کوئی روک اور اٹک پاتا ہے تو یقیناً کہنا پڑے گا کہ اس نے پورا تبتّل حاصل نہیں کیا اور وہ اس اعلیٰ مقام پر نہیں پہنچا جو تبتّل کا مقام کہلاتا ہے بلکہ اس کی راہ میں ہوائے نفس اور دُنیوی تعلقات کی رُوکیں اور زنجیریں باقی ہیں اور ان حجابوں سے وہ باہر نہیں نکلا جن کو پھاڑ کر انسان اس درجہ کو حاصل کرتا ہے جب تک وہ دُنیا کے درخت سے کاٹا جا کر الوہیت کی شاخ کے ساتھ ایک پیوند حاصل نہیں کرتا اس کی سرسبزی اور شادابی محال ہے۔ دیکھو جب ایک درخت کی شاخ اس سے کاٹ دی جاوے تو وہ پھل پھول نہیں دے سکتی خواہ اسے پانی کے اندر ہی کیوں نہ رکھو اور ان تمام اسباب کو جو پہلی صورت میں اس کے لئے مایۂ حیات تھے استعمال کرو، لیکن وہ کبھی بھی بار آور نہ ہو گی۔ اسی طرح جب تک ایک صادق کے ساتھ انسان کا پیوند قائم نہیں ہوتا وہ روحانیت کو جذب کرنے کی قوت نہیں پا سکتا جیسے وہ شاخ تنہا اور الگ ہو کر پانی سے سرسبز نہیں ہوتی اسی طرح پر یہ بے تعلق اور الگ ہو کر بار آور نہیں ہو سکتا۔ پس انسان کو متبتّل ہونے کے لئے ایک قطع کی ضرورت بھی ہے اور ایک پیوند کی بھی۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۵۹، ۳۶۰)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۷ اپریل۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور ہمیشہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ گلے اور سر میں درد کے علاوہ کمر میں بھی درد کی تکلیف ہے۔

احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۶ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد اقصیٰ میں تشریف لا کر نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور نے خطبۂ جمعہ میں سورۃ النساء کی آیت یُرِیْدُ اللّٰہُ اَنْ یُّخَفِّفَ عَنْکُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا (اللہ چاہتا ہے کہ تم سے بوجھ ہلکا کرے اور انسان کو کمزور پیدا کیا گیا ہے) کی نہایت لطیف تفسیر بیان فرمائی۔ حضور نے انسان کو عطا کی جانے والی طاقتوں کے محدود ہونے اور اس بناء پر انسان کے ضعیف ہونے کو واضح فرما کر چار ایسی بنیادی آسانیوں اور سہولتوں کا ذکر فرمایا جو اللہ تعالیٰ نے احکام شریعت کی بجا آوری میں انسان کی کمزوری کے مدِنظر اسے عطا کی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ انسان کو جو طاقتیں عطا کی گئی ہیں وہ فی نفسہٖ ایسی نہیں ہیں کہ انسان کو محض ہی خدا تک پہنچا سکیں کیونکہ وہ اپنی فطری کمزوری کی وجہ سے بسا اوقات ان کا صحیح استعمال نہیں کرتا یا اگر وہ نیکیاں بجا لانے کی کوشش کرتا بھی ہے تو کبر اور غرور پیدا ہو کر اس کی نیکیوں پر پانی پھیر دیتے ہیں۔ انسان کی ان کمزوریوں کی تلافی خدا نے اس طرح فرمائی ہے کہ اُس نے ہمارے لئے قبولیتِ دعا کا دروازہ کھول دیا ہے اور ہمیں توجہ دلائی ہے کہ ہم اُس سے دعائیں کریں تا وہ ہماری کمزوریوں کو اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے اور اپنے فضل سے وہ خود اپنے تک پہنچنے کی راہیں کھول دے۔ پس قبولیتِ دعا وہ پہلی بنیادی سہولت ہے جس کے ذریعہ خدا نے ہمارا بوجھ ہلکا کر دیا ہے۔

دوسری بنیادی سہولت جس سے خدا تعالیٰ نے ہمیں نوازا ہے وہ یہ ہے کہ جنت کے حصول کو فرائض کی مقبول بجا آوری کے ساتھ وابستہ کر کے جنت کے اعلیٰ مدارج کے حصول کے لئے شریعت کے مختلف احکام میں نوافل مقرر کر دیئے ہیں تا وہ لوگ جو اپنی کمزوری کی وجہ سے نوافل میں بڑھ چڑھ کر حصہ نہ لے سکیں وہ کما حقہ فرائض بجا لا کر ہی جنت میں داخل ہونے کے قابل ہو سکیں۔

تیسری بنیادی سہولت (باقی صفحہ ۸ پر)

روزنامہ الفضل ربوہ
۹ر جمادی الاول ۱۳۹۹ھ
۶ر شہادت ۱۳۵۸ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شامتِ اعمال کی وجہ سے آنے والی بلاؤں کا علاج!

ہم قرآن مجید کی آیات اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی رُو سے اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں کہ نافرمانوں اور خطاکاروں پر جو مصائب آتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے پیاروں اور اطاعت گزاروں کو جن مصائب میں سے گزرنا پڑتا ہے ان میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ جہاں اوّل الذکر پر آنے والے مصائب اور بلاؤں کا مقصد ان کی نافرمانیوں پر انہیں سزا دینا ہوتا ہے وہاں مؤخر الذکر پر جو مصائب آتے ہیں وہ برنگِ انعام ہوتے ہیں کیونکہ خدا تعالیٰ ان کے ذریعہ سے ان پر ترقیات کے دروازے کھولنا چاہتا ہے۔

آج اس ضمن میں ہم اس امر کو واضح کرنا چاہتے ہیں کہ جو مصائب سزا کے رنگ میں آتے اور عذاب کی کمک اپنے اندر رکھتے ہیں ان کا علاج کیا ہے؟ سو ان کا علاج اللہ تعالیٰ نے یہی بتایا ہے کہ ایسے نافرمانوں کو مصائب و شدائد کے وارد ہونے پر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنا اور توبہ و استغفار سے کام لے کر اپنی نافرمانیوں کی معافی مانگنی چاہیئے اور آئندہ کے لئے نافرمانیوں سے بچنے اور کامل فرمانبرداری اختیار کرنے کا پختہ عہد کرنا چاہیئے تا خدا تعالیٰ رجوع برحمت ہو اور ان پر اپنا فضل نازل فرمائے لیکن بالعموم ایسا ہوتا نہیں۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی کھلی نافرمانی، اعتداء اور بغاوت پر اُترے ہوئے ہوتے ہیں وہ یہ کہتے ہوئے کہ نرم گرم دن تو سب پر ہی آتے ہیں توبہ و استغفار کی طرف مائل نہیں ہوتے ان کی یہ روش بالآخر موردِ عذابِ الٰہی بنانے پر منتج ہوتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ پہلی نافرمان قوموں پر آنے والی تکلیفوں کی غرض و غایت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ فَأَخَذْنَاهُم بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُونَ ○ (الانعام آیت ۴۳)

ترجمہ:- اور (اے رسول!) ہم تجھ سے پہلی قوموں کی طرف (رسول) بھیج چکے ہیں اور (ان رسولوں کے آنے کے بعد) ہم نے انہیں (یعنی نافرمانوں کو) اس لئے مالی اور جسمانی تکلیفوں میں گرفتار کیا تھا کہ وہ عجز اختیار کریں (یعنی توبہ و استغفار سے کام لے کر خدا تعالیٰ سے اپنی نافرمانیوں کی بخشش طلب کریں)۔

لیکن ہوا یہ کہ وہ توبہ و استغفار سے کام لینے کی بجائے اور زیادہ شوخ اور نافرمانی پر اُتر آئے۔ چنانچہ پہلے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اور زیادہ فراخی عطا کی اور جب وہ اور زیادہ نافرمانیوں میں مبتلا ہو کر بالکل ہی غافل ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے اُن پر اچانک عذاب نازل کر کے ان کا نام و نشان مٹا کر رکھ دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اُن کی اس روش اور اس کے عبرتناک انجام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

فَلَوْلَا إِذْ جَاءَهُم بَأْسُنَا تَضَرَّعُوا وَلَٰكِن قَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○ فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّىٰ إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُم بَغْتَةً فَإِذَا هُم مُّبْلِسُونَ ○ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا ۚ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○

(الانعام آیات ۴۴ تا ۴۶)

ترجمہ:- پھر کیوں نہ ان لوگوں نے عاجزی اختیار کی جب ان پر ہماری طرف سے آفات آئیں؟ لیکن وہ عاجزی کیونکر اختیار کرتے جبکہ اُن کے دل سخت ہو چکے تھے اور شیطان ان کی بداعمالیاں انہیں خوشنما کر کے دکھلا رہا تھا۔ جب وہ اس نصیحت کو بھول گئے جو انہیں کی گئی تھی ہم نے اُن پر نعمتوں کے دروازے کھول دیئے اور عین اُس وقت جب وہ ان نعمتوں کی وجہ سے جو اُن کو دی گئی تھیں خوشیاں منا رہے تھے ہم نے اُنہیں ناگہاں پکڑ لیا اور وہ دیکھتے ہی دیکھتے حسرت و یاس کی تصویر بن گئے۔ غرض کہ ظالم قوم کی جڑ کاٹ دی گئی۔ یاد رکھو تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

ان آیات میں فَلَوْلَا إِذْ جَاءَهُم بَأْسُنَا تَضَرَّعُوا سے صاف ظاہر ہے کہ تکالیف وارد ہونے پر اگر یہ لوگ عاجزی اختیار کرتے ہوئے توبہ و استغفار سے کام لیتے تو خدا تعالیٰ ان پر رجوع برحمت ہوتا اور (باقی ص۸ پر)

کیا خدا کا یہ احساں ہے کم دوستو؟

کتنے ہم پہ ہوئے ہیں ستم دوستو
مسکراتے رہے پھر بھی ہم دوستو
شکوہ کرنا نہیں شیوۂ مومناں
بس سمجھ لو یہ اُن کا کرم دوستو
ہم یہ سبھی کچھ بشاشت سے سہتے رہے
سہتے جائیں گے جب تک ہے دم دوستو
ہو بشر کو اگر احترامِ بشر
سارا عالم ہو رشکِ ارم دوستو
کیا کہیں وجہِ گریہ سمجھ لو یہی
ہنستے ہنستے ہوئی چشم نم دوستو
ہے تمہیں تو غم و فکر اپنا فقط
ہم کو ہے ساری دُنیا کا غم دوستو

زندگی کا سفر سہل ہو جائے گا
آؤ مل کر اُٹھائیں قدم دوستو

منسلک ہیں نظامِ خلافت سے ہم
کیا خدا کا یہ احساں ہے کم دوستو؟
ناصرِ دین سا رہنما مل گیا
حق کا ہے کس قدر یہ کرم دوستو
شاہِ بطحا سے بڑھ کر نہیں ہے ہمیں
کوئی پیارا خدا کی قسم دوستو
تا قیامت وہی ہے ہمارا نبی
ہم ہیں اُس کے غلام و خدم دوستو
دن وہ نزدیک ہیں جبکہ لہرائے گا
ہر نگر پر اُسی کا عَلَم دوستو

احمدِ قادیاں ہیں امامِ زماں
اور مظہرِ شاہِ اُمم دوستو

کر گیا غالب اسلام کو برملا
سب مذاہب پہ جن کا قلم دوستو
جُوں جُوں منزل ہے اپنی قریب آ رہی
شوق ہے بڑھ رہا دم بدم دوستو
ہے مسلماں کا مسجود واحد خدا
کافروں کے ہزاروں صنم دوستو
مال و جاں ہم سے مانگے اگر وہ کبھی
یہ بھی اُس کا ہے فضل و کرم دوستو
جب خدا کا خلیفہ کوئی حکم دے
سر کو کر دو بہ تسلیم خم دوستو
جوبلی فنڈ میں حصہ بڑھ چڑھ کے لو
حسبِ وعدہ ادا ہو رقم دوستو
زندگانی کا کوئی بھروسہ نہیں
کب نکل جائے جانے یہ دم دوستو
چاہتا تھا کہوں اور بھی کچھ مگر
رُک گیا ہے یہیں پر قلم دوستو

یہ دعا مانگ کر مجھ پہ احساں کرو
دُور ہوں میرے سب رنج و غم دوستو

[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت ہائے احمدیہ کینیا کا جلسہ سالانہ

(مکرم مرزا محمود احمد صاحب مبلغ انچارج مغربی صوبہ کینیا)

جماعت ہائے احمدیہ کینیا کے جلسہ سالانہ ۱۹۷۸ء کا انعقاد بھی ۱۹۷۷ء کی طرح دسمبر کے مہینہ میں ہوا۔ ۲۹ اور ۳۰ دسمبر کی تاریخیں مقرر تھیں۔ کسوموں ٹاؤن (جو کہ نیانزا صوبہ کا ہیڈ کوارٹر ہے) کی خوبصورت اور صاف ستھری احمدیہ مسجد میں جلسہ منعقد ہوا۔

مقام جلسہ کی تیاری

مسجد اور مشن ہاؤس کی مرمت اور پینٹ کا کام جلسہ کی تاریخوں سے پہلے پہلے مکمل کروا لیا گیا تھا۔ مسجد کے پینٹ کرانے پر خرچ ہونے والی گراں قدر رقم نیروبی کے ایک مخیر دوست جناب محمد افضل صاحب بٹ نے ادا کی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

مسجد کے صحن میں سایہ کرنے کی غرض سے شامیانہ لگایا گیا۔ اور مسجد کے باہر ہر جگہ آواز پہنچانے کے لئے لاؤڈ سپیکر کا انتظام کیا گیا۔ مسجد میں عورتوں کے لئے برعایت پردہ بیٹھنے اور سننے کا انتظام تھا مہمانوں کے قیام کے لئے مشن ہاؤس میں بہت تھوڑی گنجائش تھی۔ اس [illegible] کے بالمقابل ہائی سکول میں کمرے حاصل کر کے قیام گاہ کے طور پر استعمال کئے گئے۔ سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب اس تعاون کے باعث ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ تعطیلات کے باعث سکول بند تھا۔

جلسہ کی خصوصیت

قبل ازیں بڑی بڑی جماعتوں کے قریب ترین کوئی جگہ جلسہ کے لئے انتخاب کی جاتی تھی۔ لیکن کسوموں ٹاؤن کی احمدیہ مسجد میں ہمارا یہ پہلا جلسہ سالانہ تھا جو بڑی بڑی جماعتوں سے کافی دور تھا اور اس وجہ سے اندیشہ تھا کہ جماعتوں کے احباب زیادہ تعداد میں نہیں پہنچ سکیں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور اڑھائی سو کے قریب مرد، عورتیں اور بچے بسوں کے ذریعہ مقررہ وقت پر جلسہ کے لئے تشریف لائے۔ ادھر نو افراد نیروبی کی جماعت سے کاروں کے ذریعہ امیر و مشنری انچارج جناب مولانا محمد منور صاحب کی زیر قیادت تشریف لائے۔ تین افراد کا قافلہ ٹاویٹا سے قریباً ۵۰۰ میل کا فاصلہ طے کر کے کسوموں پہنچا۔ اسی طرح ایلڈوریٹ اور بعض دوسری جگہوں سے بھی کئی احباب تشریف لائے۔ مجموعی طور پر کل اٹھارہ جماعتوں نے نمائندگی کی اور تین دن خوب چہل پہل رہی۔

چونکہ جلسہ ۲۹ دسمبر کی شام کو شروع ہونا تھا اس لئے جماعتوں کو ہدایت تھی کہ ۲۸ دسمبر کی شام تک کسوموں پہنچ جائیں چنانچہ احباب کی اکثریت وقت مقررہ پر پہنچ گئی۔

سوشل ہال میں تقریر

اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کسوموں ٹاؤن کے سوشل ہال میں جناب مولانا محمد منور صاحب کے ایک پبلک لیکچر کا انتظام کیا گیا تھا۔ مکرم چوہدری محمد عیسیٰ صاحب مبلغ اسلام مقیم کسوموں نے پہلے سے ہی اس لیکچر کے انتظامات مکمل کر لئے ہوئے تھے۔ لیکچر کا موضوع "حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صلیب سے نجات" تھا۔ لیکچر سننے کے لئے ہمارے احمدی احباب کے علاوہ بہت سے مسلم اور عیسائی دوست بھی آئے۔

لیکچر رات کے آٹھ بجے شروع ہوا۔ محترم مولانا صاحب نے سواحیلی زبان میں نہایت عمدہ پیرائے میں بائیبل اور قرآن کریم کی رو سے ثابت فرمایا کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب کی لعنتی موت سے بچائے گئے۔ اور بعد ازاں مشرقی ممالک میں سے ہوتے ہوئے کشمیر تک پہنچے اور اپنا مشن کامیابی سے مکمل کر کے ۱۲۰ سال کی عمر میں طبعی طور پر وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔ اور آج تک ان کا مقبرہ لوگوں کی زیارت گاہ بنا ہوا ہے۔

یہ لیکچر ایک گھنٹہ تک جاری رہا اور بعد میں سوالات کا وقت دیا گیا۔ عیسائی دوستوں نے بعض سوالات پوچھے۔ جن کے جوابات مولانا صاحب نے نہایت دلنشین انداز میں دیئے۔ سوال و جواب کا یہ دلچسپ سلسلہ بھی مزید ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ اور ابھی یہ سلسلہ جاری ہی تھا کہ جلسہ کے چیئرمین نے دیر ہو جانے کے باعث رات کے دس بجے جلسہ برخواست کرنے کا اعلان کیا۔

بعض لوگ جو ابھی سوالات دریافت کرنا چاہتے تھے۔ ان کو کہا گیا کہ مشن ہاؤس میں آجائیں وہاں ان کو وقت دیا جائے گا۔ چنانچہ مشن ہاؤس میں آنے والوں کے سوالات کے جوابات دیتے ہوئے رات کے گیارہ بج گئے اور وہ لوگ اپنے سوالات کے تسلی بخش جوابات پا کر بہت خوش گھروں کو لوٹے۔ اس طرح یہ تقریب بہت کامیاب رہی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے ۲۹ اور ۳۰ دسمبر جمعہ و ہفتہ کے ایام جلسہ سالانہ کے لئے مقرر تھے۔ ان دونوں میں کل تین اجلاس ہوئے۔ ان ہر دو دنوں کی الگ الگ تفصیل درج ذیل کی جاتی ہے۔

۲۹ دسمبر بروز جمعۃ المبارک

نماز فجر کے بعد محترم امیر و مشنری انچارج جناب مولانا محمد منور صاحب نے حدیث شریف کا درس دیا۔ آپ نے اپنے درس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَ كُلُّكُمْ
مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ

کی تشریح بیان فرماتے ہوئے احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد ناشتہ وغیرہ وقفہ تھا۔ اس سے فارغ ہو کر آج کا پہلا اجلاس شروع ہوا۔

پہلا اجلاس

پروگرام کے مطابق پہلا اجلاس ٹھیک نو بجے جناب امیر صاحب کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔ جو مکرم معلم جمعہ عیسیٰ صاحب نے کی۔ ان کے بعد معلم رمضان خلفان صاحب نے نظم پڑھی اور بعد ازاں مکرم محمد سلاتو صاحب نے آنے والے تمام مہمانوں کو استقبالیہ فقرات کہتے ہوئے خوش آمدید کہا۔

افتتاحی خطاب

ازاں بعد امیر و مشنری انچارج صاحب کینیا نے جلسہ کا افتتاح فرمایا اور آپ نے اپنے افتتاحی خطاب میں احباب جماعت کی جلسہ میں شمولیت پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اعلان فرمایا کہ آئندہ سال جلسہ سالانہ ٹاویٹا (TAVETA) میں ہوگا جو بہت دور ہے۔ اس لئے احباب ابھی سے وہاں جانے کی تیاری شروع کر دیں۔ جلسہ کے دوران ہی حاضرین سے استصواب پر سب دوستوں نے آمادگی کا اظہار کیا۔

اپنا خطاب جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ آپ نے چند ماہ قبل صدر مملکت کینیا جناب آرپ موئی (ARAP MOI) کو ایک خط میں جو ایک مقامی انگریزی روزنامہ میں چھپ گیا تھا شراب کے نقصانات کا ذکر کر کے اس پر پابندی لگانے کی درخواست کی تھی۔ آپ نے بتایا کہ اس کے چند دن بعد ہی صدر صاحب نے شراب کو ملک میں کم کرنے کے لئے کئی قسم کے اعلانات کئے۔ ان میں نئے نائٹ کلبوں اور شراب خانوں کے پرمٹوں کے اجراء پر پابندی نیز پہلے کلبوں کے لائسنسوں کی تنسیخ کی ہدایات شامل ہیں۔ نیز یہ بھی کہا ہے کہ اگر کسی علاقہ کے لوگ شراب اور نائٹ کلب کو ناپسند کرتے ہوں تو وہاں اس کا لائسنس جاری نہ کیا جائے۔ اور شراب کو کم کرنے کے لئے مزید اقدامات کا سلسلہ مسلسل جاری ہے۔ جو ہر روز ملکی اخبارات کے ذریعہ منظر عام پر آ رہے ہیں۔

اس طرح شراب کے نقصانات کا چرچا عام ہو رہا ہے۔ اور اب تک بہت سے نائٹ کلب اور شراب خانے نہ صرف نئے نہیں کھلے بلکہ پرانے بھی بند ہو گئے ہیں۔ صدر صاحب نے عوام کو شراب کی بجائے دودھ پینے کی ہدایت بھی کی ہے۔ سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے جناب امیر صاحب نے فرمایا۔ کہ ان باتوں سے عیاں ہے کہ ہمارے صدر صاحب کا رجحان نیکی کے قیام اور بدی کے انسداد کی طرف ہے۔ اور یہ بلاشبہ قرآن کریم کی تعلیم کی برتری ہے۔ اور فرمایا کہ ہمارے احمدیوں میں سے تو کسی کو بھی اس حرام شے کے قریب تک نہیں جانا چاہیئے۔ اور جو اس کام کا مرتکب ہو ہمارا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اس کے بعد آپ نے پرسوز دعا فرما کر جلسہ کے افتتاح کا اعلان فرمایا

افتتاحی تقریر کے بعد مکرم بکاری امباگا صاحب نے "نماز کی اہمیت" پر تقریر کی۔ ان کے بعد معلم رجب شبانی صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر تقریر کی اور بتایا کہ قرآن کریم اور حدیث کی رو سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔ زندہ آسمان پر نہیں اٹھائے گئے۔

ان کے بعد معلم جمعہ عیسیٰ صاحب نے "اجرائے نبوت" پر تقریر کی اور قرآن کریم اور احادیث کی رو سے ثابت کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد امتی نبی کا آنا ممنوع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں نکلے بعد فاگس نے صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر
کی اور بتایا کہ آنحضرت صلعم کی بتائی ہوئی علامات کے
مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام عین وقت
پر تشریف لائے ہیں۔

اس کے بعد SHIBINGA کی
جماعت کے چند اطفال نے اپنے اسباق
سنائے۔ اور آخر میں محترم مشنری انچارج صاحب
نے اجلاس کے ختم ہونے کا اعلان کیا۔ اس
طرح ساڑھے گیارہ بجے پہلا اجلاس ختم ہوا۔

نماز جمعہ

کھانا کھانے اور وضو سے فارغ ہوکر
احباب نماز جمعہ کے لئے مسجد میں پہنچے۔ نماز
جمعہ و عصر محترم جناب امیر و مشنری انچارج
صاحب کی اقتداء میں ادا کی گئی۔ نماز سے
قبل جناب امیر صاحب نے خطبہ جمعہ میں آیت
اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ
وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝
کی تشریح کرتے ہوئے قرآن کریم کی لفظی و
معنوی حفاظت کی اہمیت بیان فرمائی اور
بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح اس زمانہ میں
بھی اپنے وعدے کے مطابق قرآن کریم کی لفظی اور
معنوی حفاظت فرمائی ہے۔

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس دو بجے بعد دوپہر جناب
مشنری انچارج صاحب کی صدارت میں تلاوت
قرآن کریم سے شروع ہوا جو مکرم آدم بکاری
صاحب نے کی۔ ان کے بعد عمر یوسف صاحب
نے نظم پڑھی۔ اور بعد ازاں مکرم موسیٰ حزمیہ
صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق
بائیبل کی پیشگوئیاں بیان کیں اور بتایا کہ عہد نامہ
قدیم اور جدید نے آپ کی آمد کی واضح خبریں دی
ہیں۔ ان کے بعد معلم رجب علی صاحب نے
اللہ تعالیٰ کے راستہ میں قربانی کے موضوع
پر تقریر کی۔ اور احباب کو ترغیب دلائی کہ وہ
اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ہر طرح کی قربانی پیش
کرکے جماعت کی مضبوطی کا باعث بنیں۔

بعدہٗ مکرم معلم اسحاق صاحب نے "اللہ تعالیٰ
کا راستہ" پر تقریر کی۔ اور بتایا کہ خدا ایک
ہے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا نہیں بلکہ
اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی اور انسان تھے۔ ان
کے بعد مکرم عبدالرحمٰن اڈنیا نے تقریر کی۔ بعد ازاں
مکرم محمود کاجیا صاحب آف ٹاڈیا نے "جماعت
احمدیہ کی ترقی کے راز" پر مبسوط تقریر کی۔ ازاں بعد
مکرم رمضان عیدی صاحب نے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ پر تقریر
کی۔

آپ کی تقریر کے بعد محترم جناب امیر
صاحب نے وضاحت سے فرمایا کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ ایک
نہ ختم ہونے والا مضمون ہے۔ انسان بیان
کرتے ہوئے تھک سکتا ہے لیکن حضور
صلے اللہ علیہ وسلم کی مبارک و مطہر زندگی
کے ہر شعبہ کی تفصیل اور اہمیت کا کام ختم نہیں
ہوسکتا۔

بعد ازاں جماعت احمدیہ سشیانڈا۔
اگنیساں اور مارا گولی کے اطفال نے
اپنے اسباق سنائے۔ جن سے حاضرین بیحد
محظوظ ہوئے۔

جناب مشنری انچارج صاحب نے
بھی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اطفال کی
حوصلہ افزائی فرمائی۔ اور انہیں عربی
اور سواحیلی سیکھنے کی طرف توجہ دلائی اور
اس طرح ۴ بجے سہ پہر یہ اجلاس ختم ہوا۔

جلسہ سالانہ ربوہ کی فلم

مغرب اور عشاء کی نمازوں کے بعد
مکرم جناب قریشی عبدالمنان اور قریشی فضل الرحمٰن
صاحبان دو بھائیوں نے احباب کو جلسہ سالانہ
ربوہ کے گزشتہ کئی سالوں کے بعض نہایت
ایمان افروز مناظر بذریعہ رنگین متحرک فلم
دکھائے۔ محترم جناب امیر صاحب نے
ساتھ ساتھ ان مناظر کی تشریح کی۔ یہاں
کے احباب جماعت کے لئے ربوہ کے
جلسہ میں ہزارہا احمدی احباب کے مجمع اور
ان میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ
بنصرہ العزیز کا رونق افروز ہونا ان کے
دلوں میں وجد کی سی کیفیت طاری کر رہا تھا۔ ایک
فلم یہاں کینیا کے ایک علاقہ موساگوری کی احمدیہ مسجد
کی رسم افتتاح کے وقت کی دکھائی گئی۔ اس مسجد کی تعمیر مکرم مولوی
نذیر الدین احمد صاحب نے مکمل کروائی تھی۔ اور افتتاح
مکرم جمیل الرحمٰن صاحب رفیق نے ۱۹۷۰ء
میں کیا تھا۔ اسے دیکھ کر بھی سب بہت خوش
ہوئے۔ اللہ تعالیٰ فلم دکھانے والوں کو
جزائے خیر عطا فرمائے۔

مشاورت

رات کا کھانا کھانے کے بعد رات نو
بجے شوریٰ کا اجلاس محترم جناب امیر صاحب
کی صدارت میں شروع ہوا۔ شوریٰ میں کل
سترہ جماعتوں کے نمائندوں نے شرکت
کی۔ محترم امیر صاحب نے جماعت کے بعض
درپیش مسائل کا ذکر کرتے ہوئے احباب
کی آراء طلب کیں۔ بہت سے احباب نے
بحث میں حصہ لیا۔ جس کے نتیجہ میں کئی تبلیغی
اور تربیتی تجاویز زیر غور آئیں۔ اور یہ اجلاس
رات کے گیارہ بجے اختتام پذیر ہوا۔

۳۰ دسمبر بروز ہفتہ

نماز فجر کے بعد محترم امیر صاحب نے
حدیث کا درس دیا۔ ضمناً آپ نے بتایا کہ
عورتیں مردوں سے مصافحہ نہ کریں یہی نہیں
بلکہ اپنے چہروں اور جسم کے باقی حصوں
کو بھی مردوں سے چھپا کر رکھیں۔ آپ نے
اسلام کی اس پُرحکمت تعلیم کی وضاحت
نہایت مؤثر انداز میں کی۔

تیسرا اور آخری اجلاس

ناشتہ کے بعد پروگرام کے مطابق
ٹھیک نو بجے مکرم مشنری انچارج صاحب
کی زیرِ صدارت اجلاس شروع ہوا۔ آج کا
اجلاس نو بجے صبح سے ۲ بجے دوپہر تک
جاری رہا۔ اور اس کے بعد اور کوئی پروگرام
نہیں تھا تاکہ وہ لوگ جو گھروں کو جانا چاہیں
آسانی سے اپنی منزل مقصود تک پہنچ سکیں

اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم
سے ہوا جو خاکسار نے کی۔ بعد میں آدم
آبکاری صاحب نے نظم پڑھی۔ اور پھر
مکرم معلم عیسیٰ عیدی صاحب نے "بدعات"
کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بتایا
کہ مختلف قسم کی بدعات جو اس وقت مسلمانوں
میں رائج ہیں اسلام میں ان کی کوئی بنیاد
نہیں۔ احمدیوں کو چاہیئے کہ ان بدعات سے
بالکل پرہیز کریں۔

ان کے بعد مکرم علی مثیبہ صاحب نے
"نیکی اور بدی" کے موضوع پر تقریر کی اور
بعد ازاں مکرم محمد افضل صاحب بٹ نے
"نماز باجماعت کی اہمیت" کے موضوع پر
تقریر کی۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم صدر
مجلس جناب امیر صاحب نے ایک نابینا
صحابی کا واقعہ سنا کر مزید وضاحت کی اور
بتایا کہ نماز باجماعت کے لئے مسجد میں پہنچنا
نہایت ضروری ہے۔ آپ کے بعد محترم
محمود کاجیا صاحب نے حضرت مسیح موعود
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "کشتی نوح"
کا درس دیا۔ ان کے بعد مکرم بکاری اودما
صاحب نے "وقف" پر مختصر تقریر کی۔ اور
بتایا کہ ہمیں جماعت کی خاطر کسی قسم کی
قربانی سے دریغ نہیں کرنا چاہیئے۔ ان
کے بعد مکرم اسماعیل حسیاں صاحب نے
جماعت احمدیہ کی خوبیوں پر تقریر کی دلچسپ
اور عام فہم رنگ میں انہوں نے بتایا کہ
مختلف عیسائی فرقوں میں شمولیت کے بعد
بالآخر اسلام کی نعمت انہیں میسر آئی۔
جن کی تبلیغ وہ اکتیس سال سے کر رہے
ہیں۔ (باقی)

ادائیگی زکوٰۃ سے اموال میں کمی نہیں آتی

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم زکوٰۃ ادا کرنے لگیں تو ہمارے اموال کو نقصان پہنچنے
کا اندیشہ ہے جو درست نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ (سورہ روم ۴۰)

یعنی جو زکوٰۃ محض اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے دیں گے تو ایسے طور پر
دینے والے اپنے مالوں کو کم نہیں کرتے بلکہ بڑھاتے ہیں۔

ایک اور جگہ یوں ارشاد ہوتا ہے۔

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ وَهُوَ خَيْرُ
الرّٰزِقِيْنَ (سورہ سبا آیت ۴۰)

یعنی جو کچھ بھی تم خرچ کروگے۔ اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں اور دے گا اور وہ
سب سے اچھا دینے والا ہے۔

پس جماعت کے صاحب نصاب احباب و خواتین کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی
واجب الادا زکوٰۃ شرح صدر اور بشاشت قلبی کے ساتھ ادا فرمائیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

دعائے نعم البدل

خاکسار کے بیٹے عزیزم سید عبدالمالک ظفر کے ہاں ۵؍۳؍۷۹ کو ایک لڑکا اور ایک لڑکی
توام پیدا ہوئے۔ ۶؍۳؍۷۹ کو ایک گھنٹہ کے وقفہ کے بعد پہلے لڑکی اور بعد میں لڑکا دونوں فوت
ہوگئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدین
کو نعم البدل عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین

سید غلام احمد شاہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ
گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ "الفضل" خود خرید کر پڑھے (منیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُذْکُرُوا مَوْتٰکُمْ بِالْخَیْرِ

محترم ملک غلام فرید صاحب ایم اے

صاف ستھرے مشرقی لباس میں ملبوس رہنے والے، سادہ مگر چچے تلے الفاظ میں سلجھی ہوئی گفتگو کرنے والے، ہمیشہ خندہ پیشانی اور نہایت ہمدردی کے ساتھ پیش آنے والے ایک بزرگ اس جہانِ فانی سے رخصت ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

محترم و بزرگوارم ملک غلام فرید صاحب رضی اللہ عنہ قادیان میں محلہ دارالفضل میں سکونت پذیر تھے اور اس عاجز کے والد محترم اخوند محمد اکبر خان رضی اللہ عنہ بھی ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد محلہ دارالفضل میں رہائش پذیر ہوئے۔ نیز محترم ملک صاحب رضی کے دو بیٹوں برادرم مکرم ملک محمود احمد صاحب اور برادرم مکرم ملک منصور احمد صاحب کا تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ہم جماعت ہونے کا شرف بھی اس عاجز کو حاصل ہوا۔

محترم ملک صاحب رضی کے ایک عزیز دوست محترم ملک مولا بخش صاحب رضی بھی قادیان محلہ دارالفضل میں مقیم تھے۔ اور ان کے دیرینہ تعلقات اس عاجز کے والدِ محترم رضی سے تھے۔ غرضیکہ بہت سے پہلوؤں سے اس عاجز ناچیز کو بچپن سے ہی محترم ملک غلام فرید صاحب رضی کی شفقت حاصل تھی اور یہ شفقت اس عاجز کے دل پر انمٹ نقوش چھوڑتی رہی۔

اس عاجز کے نزدیک عزت و احترام، خدمتِ دین اور خدمتِ انسانیت کا جو قابلِ رشک مرتبہ محترم ملک صاحب رضی کو حاصل ہوا اس کی سب سے بڑی وجہ اطاعتِ امام کا عظیم جذبہ ہے جس سے وہ ہمیشہ سرشار رہے۔ امامِ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے انہوں نے اپنی زندگی خدمتِ دین کی خاطر وقف کر دی۔ امامِ وقت کے ارشاد کی تعمیل میں وہ قرآن مجید کی اشاعت اور انگریزی ترجمہ کے عظیم الشان بابرکت کام میں ہمہ تن مشغول ہو گئے۔ پس اطاعتِ امام ہی وہ گر تھا۔ اطاعتِ امام کا جذبہ ہی وہ اصل کنجی تھی جس کی بدولت محترم بزرگوارم ملک غلام فرید صاحب رضی روحانی اور اخلاقی طور پر ایک قابلِ رشک بلند مقام پر پہنچ گئے۔ ان کی خدماتِ دینیہ ہمیشہ ہمیں یاد رہیں گی اور ان کی نیک یاد اور نیک باتیں ہمیشہ ہمارے دلوں کو گرماتی رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و انعام کا نزول ان کی روح پر فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی ہمیشہ ان کے نقشِ قدم پر چلنے اور بیش از بیش دینی و دنیوی ترقیات کا حامل بننے کی توفیق عطا فرمائے آمین!

یہ عاجز اپنے لڑکپن کا ایک اہم واقعہ کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جبکہ یہ عاجز محلہ دارالفضل میں زعیم مجلس خدام الاحمدیہ تھا اور محترم نواب زادہ عباس احمد خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے قائد تھے ایک دفعہ محلہ دارالفضل میں بعض نوجوانوں میں کسی بات پر اختلاف رائے ہو گیا اور بعض جوشیلے بھائیوں میں کچھ ہاتھا پائی بھی ہو گئی۔ ایک طرف محلہ کی مجلس عاملہ کے بعض اراکین تھے اور دوسری طرف کچھ اور بھائی۔ غرضیکہ ایک نازک صورت حال پیدا ہو گئی۔ اس روز نماز مغرب میں اس عاجز کی درخواست پر محترم قائد صاحب محلہ دارالفضل کی مسجد میں تشریف لائے اور بعد نماز ایک نشست میں اس معاملہ پر غور کیا گیا اس نشست میں محترم ملک صاحب رضی بھی شامل تھے اور اپنے مخصوص انداز میں بہت اصرار کے ساتھ انہوں نے مشورہ دیا کہ نوجوانوں کی آزادی ضمیر اور آزادی رائے کا خاص خیال رکھنا بہت ضروری امر ہے۔ چونکہ محلہ کے خدام الاحمدیہ کے جن عہدیداروں کے خلاف شکایت پیدا ہوئی تھی۔ اس عاجز کے نزدیک اگرچہ وہ اپنے فرائض کی ادائیگی میں مصروف تھے اگر ان سے درشتی کا اظہار ہوا تھا تو اس عاجز کے نزدیک کسی دوسرے بھائی کی دانستہ دل شکنی کے ارادہ سے نہیں ہوا تھا۔ اس لئے اس عاجز نے بعض اور بزرگوں سے بھی اس حادثہ کی تلافی کی کوشش کے سلسلہ میں علیحدہ مشورہ کیا۔ ایک بزرگ استاذی المکرم مولانا تاج الدین صاحب رضی نے نہایت قیمتی مشورہ دیا اور ان کے مشورہ پر عمل کرتے ہوئے دوسرے روز بعد نماز مغرب محلہ کی مسجد میں ایک خاص اجلاس منعقد کیا گیا۔ محترم بزرگوارم ملک غلام فرید صاحب رضی نے اس عاجز کی درخواست پر جلسہ کی صدارت قبول فرمائی اس عاجز نے اپنی تقریر میں سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے بعض خاص ارشادات نوجوانوں کی اصلاح کے طریق، مجلس خدام الاحمدیہ کے عہدیداروں کے فرائض اور نوجوانوں کے آپس کے اخوت کے تعلقات کے بارہ میں پڑھ کر سنائے۔ الحمد للہ اس اجلاس کا نہایت خوش کن اثر ہوا۔ تمام بزرگ اور بھائی گزشتہ واقعہ کی تلخی بھول گئے اور محترم ملک صاحب رضی نے اپنی صدارتی تقریر میں اس عاجز اور اپنے بچوں اور تمام نوجوانوں کو نہایت بیش قیمت اور ہمدردانہ نصائح سے مستفیض فرمایا۔ ثم الحمد للہ!

(اخوند فیاض احمد لاہور چھاؤنی)

عزیزم اسد اللہ صاحب مرحوم

میرا چھوٹا بھائی عزیز اسد اللہ ۲۹ نومبر ۱۹۷۸ء کو شام کے وقت چولہے کے پھٹ جانے کی وجہ سے بری طرح جھلس گیا فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب نے اس کی جان بچانے کی بھرپور کوشش کی مگر وہ تین دن زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا رہنے کے بعد یکم دسمبر کو ½۱۰ بجے ۲۰ سال کی عمر میں اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحوم شدید طور پر جھلس گیا تھا۔ لیکن اس نے بہت ہمت اور صبر سے کام لیا۔ حادثہ کے روز والدہ محترمہ لاہور میں تھیں۔ ان کی تکلیف اور صدمہ کا اسے اس قدر احساس تھا کہ بار بار کہتا امی جان کو اچانک اطلاع نہ دینا انہیں بہت تکلیف ہوگی۔

مرحوم بہت سی خوبیوں کا مالک تھا اور اس کا دل خدمت انسانیت کے جذبہ سے معمور تھا۔ اگر کبھی کسی دوست سے وقتی طور پر ناراض ہو جاتا تو اس وقت تک اسے چین نہ آتا جب تک اس سے معافی نہ مانگ لیتا۔ دکھی انسان کی ہمدردی اور دلجوئی کر کے خوش ہوتا۔ محترم والد صاحب کی وفات کے بعد اس کا یہ معمول ہو گیا تھا کہ ان کے نام پر اپنے جیب خرچ ہی سے کچھ نہ کچھ صدقہ ضرور دیتا۔

دینی کاموں سے بہت لگاؤ تھا۔ محلہ کی مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے کئے جانے والے وقار عمل میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا اور چھوٹے بھائیوں کو بھی ایسا کرنے کی تلقین کرتا رہتا۔ سالانہ اجتماع، مجلس مشاورت اور جلسہ سالانہ کے مواقع پر ضرور ڈیوٹی لگواتا اور اپنے فرائض کو نہایت دیانتداری سے ادا کرتا۔ گرمی کے دنوں میں دوپہر کو ربوہ بس سٹاپ پر جا کر مسافروں کو پانی پلاتا۔

ابا جان کی وفات کے بعد گھر کی تمام ذمہ داریاں اس نے سنبھال لی تھیں اور انہیں اس قدر خوش اسلوبی سے ادا کیا کہ گھر میں ابا جان مرحوم کی کمی کو محسوس نہ ہونے دیا۔ ابا جان کی وفات کا اس کی طبیعت پر بہت اثر تھا تقریباً روزانہ بہشتی مقبرہ جا کر آپ کے مزار پر رو رو کر دعا کرتا۔

نظام وصیت میں شامل ہونے کا بہت شوق تھا۔ وفات سے ایک ماہ قبل مجھ سے کہنے لگا۔ مجھے وصیت کرانے کا بہت شوق ہے۔ میں فارم وصیت لے آتا ہوں آپ اسے پُر کر دیں۔ لیکن اس کا یہ شوق پورا نہ ہو سکا۔

مرحوم نے آٹھویں جماعت تک تعلیم صادق پبلک سکول بہاولپور میں حاصل کی۔ بہت ذہین اور محنتی تھا۔ اپنی کلاس میں ہمیشہ نمایاں نمبروں پر کامیاب ہوا کرتا اپنے اساتذہ کو کبھی شکایت کا موقع نہ دیتا۔ اساتذہ کو اگر کوئی شکایت تھی تو یہ کہ مرحوم شرمیلا بہت تھا

میٹرک کا امتحان تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ سے بہت اچھے نمبروں میں پاس کیا اور اب ایف ایس سی کی تیاری کر رہا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ سے پیغام اجل آگیا اور وہ اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملا۔

قارئین الفضل سے میں درخواست کرتی ہوں کہ میرے عزیز بھائی اور میرے والد محترم چوہدری رحمت اللہ صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ بہاولپور کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ خدا تعالیٰ انہیں اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور ہم جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین!

(ثمینہ رحمت
بنت چوہدری رحمت اللہ صاحب مرحوم
سابق امیر جماعت احمدیہ بہاولپور)

درخواست دعا

میرے والد محترم چوہدری رحمت علی صاحب رائے پوری حال تخت ہزارہ ضلع سرگودھا بوجہ ضعیف العمری عرصہ سے بعض عوارض میں مبتلا ہیں۔ احباب سے ان کی کامل صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(کوثر۔ کوثر ٹی سٹال اقصیٰ روڈ ربوہ)

نمائش کی بجائے صدقہ و دعا

ہمارے ایک مخلص کارکن سردار عبدالحق صاحب شاکر نے مبلغ پچاس ۵۰/ روپے تعمیر مساجد کی مد میں جمع کرواتے ہوئے اطلاع دی ہے کہ یہ رقم ان کے داماد عزیز بشارت احمد اور بیٹی عزیزہ امۃ الحفیظ شاکر کی طرف سے اس خوشی میں دی گئی ہے کہ ان کا بچہ عزیزم صداقت احمد ۲۶ مارچ ۷۹ء کو بفضل خدا دو سال کا ہو گیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

سالگرہ کے موقع پر جو پیسہ ضائع کیا جاتا ہے اس سے یہ امر بدرجہا بہتر ہے کہ مقدور بھر مساجد کی تعمیر میں حصہ لیا جائے جو ایک صدقہ جاریہ ہے۔ سو تمام احمدی گھرانے نمائش کی بجائے صدقہ اور دعا کا یہ طریق اختیار کریں تو بہتر ہے۔

قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ننھے بچہ کو اپنے والدین ۔ خاندان اور اسلام اور احمدیت کے لئے ہر لحاظ سے قرۃ العین بنائے ۔ آمین!

(وکیل المال اول تحریک جدید ۔ ربوہ)

تبلیغ اسلام کی سلائیڈز کا پروگرام

۱۸ر فروری کو بروز اتوار مسجد احمدیہ ڈیرہ غازی خان کے وسیع صحن میں محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید نے غیر ممالک میں تبلیغ اسلام اور مساجد کی تعمیر کے دلچسپ مناظر ۔ نیز لندن کانفرنس کی سلائیڈز بھی دکھائیں ۔ حاضرین کی تعداد دو سو سے زیادہ تھی ۔ تعلق رکھنے والے دوستوں نے مکرم چوہدری صاحب موصوف کے تبلیغی تربیتی تاریخی امور احسن رنگ میں بیان کرنے کی بے حد تعریف کی ۔ اللہ تعالیٰ اس کوشش کو بابرکت بنائے آمین!

(محمد سلیمان احمد مربی سلسلہ جماعت احمدیہ ڈیرہ غازی خان)

اعلانِ دارالقضاء

مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ دکان ۱/۲ محلہ دارالصدر غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم گیانی واحد حسین صاحب وفات پا چکے ہیں ۔ قطعہ ۱/۲ واقع محلہ دارالصدر ربوہ میں سے ایک کنال میرے خاوند مرحوم کے نام الاٹ ہے۔

میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں ۔ جنہیں پلاٹ مذکور میں سے میرے خاوند کا حصہ میرے نام منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

(۱) مکرم ڈاکٹر مرزا محی الدین صاحب (۲) مرزا صلاح الدین صاحب (۳) مرزا حبیب الدین صاحب پسران مرحوم ۔ (۴) طاہرہ خانم صاحبہ (۵) امۃ الواحد صاحبہ (۶) امۃ الحمید صاحبہ (۷) انیسہ بیگم صاحبہ (۸) طیبہ صاحبہ (۹) امۃ المنیٰ صاحبہ (۱۰) آصفہ صاحبہ دختران مرحوم ۔ نہ تو مرحوم موصی تھے اور نہ ہی وارثان مرحوم میں سے کوئی موصی ہیں۔

لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ ۱/۲ میں سے میرے خاوند مرحوم کا حصہ زمین میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرما دیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

مقابلہ مضمون نویسی

امسال خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے مقابلہ مضمون نویسی کے لئے جو مقالہ کا عنوان دیا ہے وہ یہ ہے :-

"صلح حدیبیہ"

یہ مقالہ ۸ ہزار سے ۱۰ ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ اس کے مرکز میں پہنچنے کی تاریخ ۳۱ جولائی ہے۔ مزید ہدایات کی ضرورت ہو تو دفتر کو لکھ کر منگوا لیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

احبابِ جماعت سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا خطاب

"اگر احباب جماعت اپنے رب رحیم پر بھروسہ رکھیں گے تو وہ یاد رکھیں کہ خدا ان کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑے گا وہ انہیں مالی قربانی کی بھی توفیق دے گا ۔ ایک جذبہ اور بشاشت کے ساتھ قربانی دینے کا سوال ہے وہ ہر احمدی کو دینی چاہیئے ۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے ۔ خدا کرے ہمارا قدم ہمیشہ آگے ہی آگے بڑھنے والا ہو کسی جگہ ٹھہرنے والا نہ ہو ۔ جیسے اس کی رحمتیں پہلے نازل ہوتی رہی ہیں ویسے ہی اب بھی نازل ہوں"

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

میرا چھوٹا بھائی رضوان احمد جنید دن بیمار رہ کر ۲۲ر مارچ کو سوا دس بجے بعد دوپہر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملا ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون!

مرحوم کو اسی دن بعد از نماز مغرب قبرستان جھنگ صدر میں دفن کیا گیا ۔ نماز جنازہ محترم میاں بشیر احمد علی صاحب امیر ضلع جھنگ نے پڑھائی ۔ قبر تیار ہونے پر میاں محمود احمد صاحب نے دعا کرائی۔

احباب کرام سے مرحوم کی مغفرت کے لئے درخواستِ دعا ہے تا اللہ تعالیٰ اسے اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ہم بھائی بہنوں کو صبر جمیل عطا فرمائے ۔ آمین!

(عبدالسلام بشیر ۔ شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ بند روڈ لاہور)

درخواستہائے دعا

(۱) میرا بیٹا نثار احمد بی ایس سی بی ایڈ عرصہ ایک ماہ سے بیمار چلا آ رہا ہے ۔ اس وقت میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے ۔ ڈاکٹری تشخیص کے مطابق دونوں گردے پورا کام نہیں کر رہے ۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے اُسے کامل و عاجل شفاء عطا فرمائے ۔ آمین!

(محمد طفیل 8/۳۵۳ پیپلز کالونی ۔ فیصل آباد)

(۲) رحیم یار خان سے مکرم عبدالرشید صاحب ارشد کی بیگم صاحبہ کی طرف سے اطلاع ملی ہے کہ ان کے بچے سکول کے امتحانات میں شامل ہو رہے ہیں ۔ قارئین کرام سے ان کی کامیابی اور روشن مستقبل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(۳) محترم قریشی رشید احمد صاحب رحیم یار خان سے تحریر فرماتے ہیں کہ میری ہمشیرہ محترمہ ثریا صاحبہ بیماری کی حالت میں بغرض علاج لندن تشریف لے گئی ہیں ان کے بچے پاکستان میں ہیں ۔ قارئین کرام سے خاتون موصوفہ کی بحالی صحت و درازیٔ عمر اور بچوں کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

(۴) خاکسار تین سال سے بیمار چلا آ رہا ہے اور چلنے پھرنے سے معذور ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین۔

(محمد حسین گھٹیالیاں فضل عمر ہسپتال ربوہ)

(۵) محترم چوہدری محمد اسماعیل صاحب سیکرٹری تحریک جدید چک ۵۶۵ گ ب تحصیل جڑانوالہ کا مثانہ کا اپریشن فضل الٰہی چٹھہ ہسپتال جڑانوالہ میں ہوا ہے ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے ۔ آمین۔

(عبدالوحید عاصم نائب قائد تحصیل جڑانوالہ)

مرکزی سالانہ امتحانات یکم جون کو ہو رہے ہیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

قائدینِ اضلاع جملہ مجالس کی سالانہ تربیتی کلاس میں نمائندگی کیلئے کوشش فرمائیں! (مہتمم تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطایا دہندگان برائے مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

۱۰؍فروری تا ۱۰؍مارچ ۱۹۷۹ء

(۴)

مندرجہ ذیل احباب نے فضل عمر ہسپتال کے مریضوں کے علاج وغیرہ کے لئے رقوم عطایا بھجوائی ہیں۔ احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ ان کے لئے خاص دعا فرمائیں کہ اللہ ان کا حافظ و ناصر ہو اور ہر شر اور بیماری سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

ڈاکٹر مرزا منور احمد
چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

۱۳۳- مکرم محمد فضل کریم صاحب	سیالکوٹ	۵۰-۰۰
۱۳۴- ″ لئیق احمد صاحب عینک ساز	″	۲۰-۰۰
۱۳۵- مکرمہ رسول بیگم صاحبہ ماڈل ٹاؤن	″	۱۰-۰۰
۱۳۶- مکرم حاجی محمد یعقوب صاحب	″	۲۰-۰۰
۱۳۷- مکرمہ والدہ صاحبہ ارشد محمود صاحب گوندل	″	۵۰-۰۰
۱۳۸- ″ صغریٰ بیگم صاحبہ	″	۱۰۰-۰۰
۱۳۹- مکرم خلیل الرحمٰن صاحب	″	۱۰-۰۰
۱۴۰- مکرمہ اہلیہ صاحبہ خواجہ محمد اقبال صاحب	″	۲۰-۰۰
۱۴۱- مکرم خواجہ ظفر احمد صاحب	″	۱۰۰-۰۰
۱۴۲- جماعت احمدیہ شورکوٹ چھاؤنی		۵۰-۰۰
۱۴۳- مکرم ظہور الدین احمد صاحب سیکرٹری مال منگلا ڈیم کالونی		۱۴۸-۰۰
۱۴۴- ″ ملک محمد خان صاحب	بھکر	۲۵-۰۰
۱۴۵- انوار ریڈیو	اوکاڑہ	۱۲۵-۰۰
۱۴۶- مکرم شیخ اعجاز احمد صاحب	″	۵۰-۰۰
۱۴۷- ″ ″ طارق محمود صاحب	″	۱۰۰-۰۰
۱۴۸- ″ ″ فضل محمد صاحب	″	۲۰-۰۰
۱۴۹- ″ میجر ظفر علی صاحب	″	۱۱-۰۰
۱۵۰- ″ کیپٹن محمود احمد صاحب	″	۱۱-۰۰
۱۵۱- ″ فاروق احمد صاحب	″	۱۰-۰۰
۱۵۲- مکرمہ اہلیہ صاحبہ سید انتظار حسین صاحب ناظم آباد کراچی		۱۰۰-۰۰
۱۵۳- مکرم حاجی ولیداد صاحب احمد آباد جنوبی سرگودھا		۵۰-۰۰
۱۵۴- ″ قریشی محمد شفیع صاحب الکیمسٹس دارالرحمت شرقی ربوہ		۱۰-۰۰
۱۵۵- ″ قاری محمد صدیق صاحب ″ ″ ″		۱۰-۰۰
۱۵۶- ″ مہر محمد صاحب قریشی	صدر راولپنڈی	۱۰۰-۰۰
۱۵۷- مکرمہ والدہ ناصر احمد صاحب جمیل دارالبرکات	ربوہ	۵۰-۰۰
۱۵۸- مکرم ڈاکٹر رشید اختر صاحب	″ ″	۲۵-۰۰
۱۵۹- مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ سمن آباد لاہور		۱۰۰-۰۰
۱۶۰- مکرم محمد سعید صاحب SE سرگودھا چھاؤنی		۱۰-۰۰
۱۶۱- ″ ڈاکٹر خواجہ تنویر احمد صاحب سیالکوٹ		۵۰۰-۰۰
۱۶۲- مکرمہ مریم عثمان صاحبہ ناظم آباد کراچی		۵۰-۰۰
۱۶۳- ″ بشریٰ بیوی صاحبہ آدووال ضلع جہلم		۱۰۰-۰۰
۱۶۴- مکرم ملک محمود احمد صاحب	گوجرانوالہ	۱۰-۰۰
۱۶۵- ″ محمد اختر امینی صاحب	″	۱۰-۰۰
۱۶۶- ″ چوہدری آفتاب احمد صاحب	″	۵۰-۰۰
۱۶۷- ″ داؤد احمد صاحب سولنگی	″	۱۰-۰۰
۱۶۸- مکرمہ مسز خادم نبی راجہ صاحب	″	۱۰-۰۰
۱۶۹- مکرم عبدالجبار ناصر صاحب	″	۱۰-۰۰
۱۷۰- ″ آغا عبدالمجید صاحب	مظفر گڑھ	۲۰-۰۰
۱۷۱- ″ امتیاز احمد ظفر صاحب ایم۔اے دارالصدر شمالی ربوہ		۱۰۰-۰۰

اداریہ — (بقیہ صفحہ ۲)

وہ آنے والے عذاب سے بچ جاتے۔ سو سزا کے رنگ میں آنے والی آفات کا علاج توبہ و استغفار ہی ہوتا ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:۔

”وہ بلائیں جو شامتِ اعمال کی وجہ سے آتی ہیں اور جن کا نتیجہ جہنمی زندگی اور عذابِ الٰہی ہے اُن بلاؤں سے جو ترقی درجات کے طور پر اخیار و ابرار کو آتی ہیں الگ ہیں۔ کیا کوئی ایسی صورت بھی ہے جو انسان اس عذاب سے نجات پاوے۔ اس عذاب اور دُکھ سے رہائی کی بجز اس کے کوئی تجویز اور علاج نہیں ہے کہ انسان سچے دل سے توبہ کرے جب تک سچی توبہ نہیں کرتا یہ بلائیں جو عذابِ الٰہی کے رنگ میں آتی ہیں اس کا پیچھا نہیں چھوڑ سکتی ہیں۔“

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۵۳، ۱۵۴)

دعائے مغفرت

میرے ماموں ماسٹر سلطان احمد صاحب آف سرگودھا ۲۰؍مارچ ۱۹۷۹ء بروز منگل ۷۷ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم قادیان میں تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ٹیچر تھے۔ ہجرت کے بعد چنیوٹ میں ٹیچر رہے ہیں۔ فٹ بال کے کھلاڑی ہونے کی وجہ سے حضرت میاں بشیر احمد صاحبؓ اور حضرت میاں شریف احمد صاحبؓ کے ہمراہ اکثر فٹ بال کھیلا کرتے تھے۔ مرحوم بہت مخلص اور مرنجاں مرنج طبیعت کے مالک تھے۔

مرحوم کی میت سرگودھا سے ربوہ لائی گئی اور ۲۱؍مارچ ۱۹۷۹ء کو بعد نماز ظہر مسجد مہدی کے پاس نماز جنازہ مکرم قریشی فضل حق صاحب نے پڑھائی اور اس کے بعد عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ تین بیٹے، دو بیٹیاں اور ۱۶ پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں چھوڑی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(نسیم احمد ولد چوہدری محمد بوٹا صاحب مرحوم دارالرحمت غربی ربوہ)

۱۷۲- مکرمہ نسرین ظفر صاحبہ زوجہ سید ظفر احمد صاحب لاہور دارالصدر شمالی ربوہ		۶۵-۰۰
۱۷۳- ″ بیگم صاحبہ پروفیسر محمد ابراہیم صاحب ناصر مرحوم	″ ″	۱۰-۰۰
۱۷۴- مکرم پروفیسر سعید احمد صاحب چٹھہ	″ ″	۱۰-۰۰
۱۷۵- ″ بشیر احمد صاحب چوہان سیکرٹری مال سیالکوٹ کینٹ		۵۰-۰۰
۱۷۶- مکرمہ منصورہ خالد صاحبہ	فیصل آباد	۱۵-۰۰
۱۷۷- ″ بیگم کرنل محمود احمد صاحب دارالصدر شمالی ربوہ		۱۵-۰۰
۱۷۸- مکرم نصیر احمد صاحب طارق	اسلام آباد	۲۵-۰۰
۱۷۹- ″ محمد اسلم صاحب باجوہ	″	۳۰-۰۰
۱۸۰- ″ نصیر احمد صاحب LLA. Ald	″	۱۰-۰۰
۱۸۱- ″ یوسف صاحب ہیڈ ماسٹر	″	۵۰-۰۰
۱۸۲- ″ چوہدری اسد اللہ خاں صاحب چک نمبر 55/2.L اوکاڑہ		۵۰-۰۰
۱۸۳- ″ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ	ٹنڈوجام	۲۰-۰۰
۱۸۴- ″ ماسٹر غلام محمد صاحب نثار	بھابڑہ	۵۰-۰۰
۱۸۵- ″ چوہدری محمد الدین صاحب مجاہد چک نمبر ۲۳۲ ج-ب فیصل آباد		۱۰-۰۰
۱۸۶- ″ مبشر احمد صاحب	علیووالی سیالکوٹ	۱۰-۰۰
۱۸۷- ″ سلطان احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ چک نمبر ۹۹ شمالی		۵۰-۰۰
۱۸۸- ″ شیخ رشید احمد صاحب S.D.O. جوہر آباد		۲۰-۰۰
۱۸۹- ″ کریم احمد صاحب ظفر بذریعہ مولوی ظہور حسین صاحب مبلغ بخارا ربوہ		۱۰۰-۰۰
۱۹۰- ″ رانا حبیب اللہ خان صاحب	بسرور	۱۰-۰۰

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برما سے تابوت ربوہ پہنچنے پر

محترم محمد شفیق قیصر کی نعش مقبرہ بہشتی میں سپردِ خاک کردی گئی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے بہشتی مقبرہ کے احاطہ میں نماز جنازہ پڑھائی

ربوہ ۶ر اپریل سلسلہ احمدیہ کے مخلص اور فدائی خادم محترم محمد شفیق قیصر صاحب (جو برما میں موٹر کار کے حادثہ میں ۲۲ر مارچ ۱۹۷۹ء کو وفات پا گئے تھے) کا تابوت برما سے آج ربوہ پہنچنے پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعد نماز عصر مقبرہ بہشتی کے احاطہ میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں بیرونجات سے تشریف لانے والے احباب اور ربوہ کے مقامی احباب ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوئے۔ ان میں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے افسران صیغہ جات کے علاوہ محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید، محترم مرزا غلام احمد صاحب ایم۔اے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی بھی شامل تھے۔ نماز کے بعد حضور نے جنازہ کو کندھا بھی دیا اور مقبرہ بہشتی میں تدفین مکمل ہونے تک وہیں ٹھہرے رہے۔ قبر تیار ہونے پر حضور نے ہی دعا کرائی۔

محترم قیصر صاحب کا تابوت ۵ر اور ۶ر اپریل کی درمیانی شب کے ایل ایم کے ہوائی جہاز کے ذریعہ رنگون سے کراچی پہنچا اور وہاں سے پی آئی اے کے ذریعہ اسے آج ۶ر اپریل کو گیارہ بجے قبل دوپہر لاہور لایا گیا۔ لاہور کے فضائی مستقر پر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ، وکالت تبشیر تحریک جدید، صدر انجمن احمدیہ نیز جماعت احمدیہ لاہور اور وہاں کی مقامی مجالس انصار اللہ و خدام الاحمدیہ کے نمائندے اور بہت سے دیگر مقامی احباب پہلے سے موجود تھے۔ ان میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ، محترم مولوی محمد صدیق صاحب گورداسپوری نمائندہ وکالت تبشیر تحریک جدید، محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور، محترم چوہدری فتح محمد صاحب نائب امیر لاہور، محترم چوہدری نصیر احمد صاحب سیکرٹری زکوٰۃ لاہور، مکرم منیر احمد صاحب بسمل معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ، مکرم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب مہتمم اشاعت اور مکرم مبارک احمد صاحب طاہر مہتمم عمومی مجلس مرکزیہ شامل تھے۔

جنازہ سوا بارہ بجے دوپہر لاہور سے روانہ ہو کر پونے چار بجے سہ پہر ربوہ پہنچا۔ جملہ مرکزی نمائندگان کے علاوہ مکرم شیخ مبارک محمود صاحب پانی پتی نمائندہ امیر صاحب جماعت لاہور، مکرم عبد المالک صاحب نائب قائد ضلع لاہور، مکرم ظاہر احمد خان صاحب قائد ضلع لاہور، مکرم وسیم احمد صاحب معتمد ضلع لاہور، مکرم شیخ حبیب الرحمٰن صاحب قائد مجلس مغلپورہ، مکرم منیر احمد صاحب جاوید قائد مجلس دہلی گیٹ، مکرم صداقت احمد صاحب قائد مجلس ماڈل ٹاؤن، اور مکرم یونس جاوید صاحب قائد مجلس اسلامیہ پارک لاہور مع دیگر دس خدام لاہور سے متعدد موٹر کاروں میں جنازہ کے ہمراہ ربوہ آئے۔

جنازہ پہلے محترم محمد شفیق قیصر صاحب مرحوم کی اپنی رہائش گاہ (کوارٹر نمبر ۱۸ تحریک جدید) پر لایا گیا اور پھر سوا چار بجے بعد نماز عصر بہشتی مقبرہ کے احاطہ میں پہنچایا گیا جہاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

چونکہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے جنازہ کی متوقع آمد کی اطلاع فیصل آباد، جھنگ، سرگودہا، ساہیوال اور شیخوپورہ کی ضلعی مجالس کو آج صبح ہی فون پر دیدی گئی تھی اس لئے ان مجالس کے بعض عہدیدار اور احباب بھی بروقت ربوہ پہنچ گئے تھے۔

چنانچہ لاہور اور ربوہ کے ہزاروں مقامی احباب کے علاوہ ان اضلاع کی مجالس کے بعض عہدیداران بھی نماز جنازہ اور تدفین میں شریک ہوئے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سلسلہ احمدیہ کے نہایت مخلص اور فدائی خادم محترم محمد شفیق قیصر مرحوم مبلغ اسلام و نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں اپنے خاص مقام قرب سے نوازے نیز ان کے بزرگ والدین، بہنوں اور بھائیوں، اہلیہ محترمہ اور بچوں کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور بالخصوص ان کی اہلیہ اور نوعمر بچوں کا دین و دنیا میں حامی و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین اللھم آمین۔

اخبار احمدیہ (بقیہ صفحہ اول)

اللہ تعالیٰ نے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں توازن کا اصول جاری فرما کر عطا کی ہے اور غرض اس سے یہ ہے کہ انسان حسبِ استطاعت دونوں قسم کے حقوق کو بسہولت ادا کرنے کے قابل ہو سکے۔

چوتھی بنیادی سہولت کا تعلق اس دنیا کے محدود اعمال کی اگلے جہان میں غیر محدود جزاء سے ہے۔

حضور نے مختلف شرعی احکام کی بجا آوری میں سہولتوں کے ان پہلوؤں کو اجاگر فرما کر یُرِیْدُ اللّٰہُ اَنْ یُّخَفِّفَ عَنْکُمْ پر بہت لطیف پیرایہ میں روشنی ڈالی اور اس طرح نہایت دلنشین انداز میں واضح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بحیثیت انسان ہماری کمزوریوں کے پیش نظر ہمارے بوجھ کو اس لئے ہلکا کرنے کے یہ سامان کئے ہیں کہ ہم اس کی عطا کردہ سہولتوں اور آسانیوں سے فائدہ اٹھا کر اپنے آپ کو اس قابل بنائیں کہ ہم اس کی رضا کی جنتوں میں داخل ہو سکیں۔

سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کو پھانسی دیئے جانے کے متعلق

وفاقی وزارت داخلہ کے جاری کردہ پریس نوٹ کا متن

راولپنڈی — سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کو ۴ر اپریل ۱۹۷۹ء بروز بدھ علی الصبح دو بجے ڈسٹرکٹ جیل راولپنڈی میں پھانسی دے دی گئی۔ وفاقی وزارت داخلہ نے مسٹر بھٹو کو پھانسی دیئے جانے کے سلسلہ میں جو پریس نوٹ جاری کیا اس کا متن یہ ہے:-

"لاہور ہائی کورٹ سے نواب محمد احمد خاں کے قتل کے جرم میں سزائے موت پانے اور سپریم کورٹ آف پاکستان میں اس فیصلہ کے خلاف اپیل کے مسترد کئے جانے کے بعد آج (۴ر اپریل ۱۹۷۹ء) صبح دو بجے ڈسٹرکٹ جیل راولپنڈی میں مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کو پھانسی دیدی گئی۔ ان کے لئے رحم کی جو اپیلیں کی گئی تھیں ان کو عام طریق کار کے مطابق زیر غور لایا گیا اور انہیں مسترد کر دیا گیا تھا۔

"میت کو خصوصی طیارہ کے ذریعہ راولپنڈی سے لے جایا گیا اور ان کے خاندان کے بزرگوں کے سپرد کر دیا گیا۔ نماز جنازہ کے بعد ساڑھے دس بجے صبح ان کی میت کو ان کے خاندان کی خواہش پر لاڑکانہ میں نوڈیرو کے قریب گڑھی خدا بخش میں ان کے آبائی قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

"جنازے میں ان کے دو چچا نواب نبی بخش بھٹو اور سردار پیر بخش بھٹو، ان کی پہلی بیوی شیریں امیر بیگم، دوسرے رشتہ دار دوست اور علاقہ کے لوگ شریک ہوئے۔ اس سے قبل کل ۳ر اپریل کو بیگم نصرت بھٹو اور آنسہ بے نظیر بھٹو نے مسٹر بھٹو سے راولپنڈی ڈسٹرکٹ جیل میں تقریباً تین گھنٹے ملاقات کی تھی۔ ان کی پہلی بیوی شیریں امیر بیگم اور ان کے دوسرے رشتہ داروں نے بھی گزشتہ چند دنوں میں ان سے جیل میں ملاقاتیں کی تھیں۔

"یاد رہے کہ مسٹر زیڈ۔ اے۔ بھٹو کے خلاف قتل کے مقدمہ کی عام قانون کے تحت لاہور ہائی کورٹ میں فل بنچ نے سماعت کی تھی جو پانچ ججوں پر مشتمل تھا۔ عدالت نے انہیں مجرم قرار دیا اور ۱۸ر مارچ ۱۹۷۸ء کو انہیں سزائے موت کا حکم سنایا گیا۔ مقدمہ کی سماعت پانچ ماہ جاری رہی۔ مسٹر بھٹو نے سپریم کورٹ میں اپیل دائر کی جس نے سات ماہ تک مقدمہ کی سماعت کی اور ۶ر فروری ۱۹۷۹ء کو ہائی کورٹ کی طرف سے دی گئی سزائے موت بحال رکھی۔ اپیل مسترد ہونے کے بعد مسٹر بھٹو کی طرف سے نظر ثانی کی اپیل دائر کی گئی تھی جسے سپریم کورٹ کے فل بنچ نے ۲۴ر مارچ ۱۹۷۹ء کو متفقہ طور پر مسترد کر دیا تھا۔"

(روزنامہ "مشرق" لاہور ۵ر اپریل ۱۹۷۹ء)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

قائدین اضلاع جملہ مجالس کی سالانہ تربیتی کلاس از ۲۷ر اپریل تا ۱۱ر مئی ۷۹ء کیلئے خصوصی کوشش فرمائیں

مہتمم تربیت
خدام الاحمدیہ مرکزیہ